بینک کو اپنی جگہ کرائے پر دینا کیسا؟

ریفرنس نمبر:IEC-0108 تاریخ:11-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا میں سودی بینک (Conventional Bank) کو اپنی جگہ کرائے پر دے سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بینک کو جگہ کرائے پر دینا جائز ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ تاہم اگر بینک کو جگہ کرائے پر دی تو وہاں ہونے والے ناجائز کاموں کے ذمہ دار خود بینک والے ہیں، جگہ کرایہ پر دینے والے پر وبال (Sin) نہیں جبکہ وہ ناجائز کاموں پر مدد کی نیت نہ کرے۔

محیط برہانی میں ہے:"واذا استاجر الذمی من المسلم دارا لیسکنھا فلاباس بذلک لان الاجارۃ وقعت علی امر مباح فجازت وان شرب فیھا الخمر او عبد فیھا الصلیب او ادخل فیھا الخنازیر لم یلحق المسلم فی ذلک شی لان المسلم لم یؤاجرلھا انما یؤاجر للسکنی، وکان بمنزلۃ مالواجر دارا من فاسق کان مباحا، وان کان یعصی فیھا"یعنی: مسلمان کے ذمی کو رہنے کے لئے گھر کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ ایک جائز کام کا عقد ہے، تو یہ اجارہ جائز ہوا۔ پھر اگر وہ اس میں شراب پیے یا صلیب کی عبادت کرے یا خنزیر رکھے تو مسلمان کو کچھ گناہ نہیں کیونکہ مسلمان نے اسے ان کاموں کے لیے نہیں دیا، اس نے تو صرف رہنے کے لیے دیا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی فاسق کو گھر کرائے پر دینا، جائز ہے اگرچہ وہ اس میں گناہ بھی کرتا ہے۔

(المحیط البرھانی، جلد7، صفحہ483، بیروت)

سیدی اعلی حضرت، امام اہلسنت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"جبکہ اس نے صرف مکان کرائے پر دیا ہے، کرایہ داروں نے ہوٹل کیا اور افعال مذکورہ(شراب پینا و دیگر گناہ کے کام) کرتے ہیں تو زید(کرائے پر دینے والے) پر الزام نہیں لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی) اس صورت میں وہ کرایہ کے لئے جائز ہے، اگر اس نے کسی اسلامی جگہ

میں خاص اسی غرض ناجائز کے لئے دیا تو گنہ گار ہے، مگر کرایہ کہ منفعت مکان کے مقابل ہے نہ ان افعال کے، اب بھی جائز ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ520، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

شیخ الاسلام والمسلمین مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "یہاں دو مقام ہیں، اَول یہ کہ ان لوگوں کو سکونت کے لئے مکان، زراعت کے لئے زمین کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں؟ دوم بر تقدیر جواز ان کے مال سے اجرت لینا کیسا۔ اول کا جواب، جواز ہے کہ اس نے تو سکونت وزراعت پر اجارہ دیا ہے نہ کسی معصیت پر اور رہنا، بونا فی نفسہٖ معصیت نہیں۔ اگرچہ وہ جہاں رہیں معصیت کریں گے، جو رزق حاصل کریں معصیت میں اٹھائیں گے، یہ ان کا فعل ہے جس کا اس شخص (کرائے پر دینے والے) پر الزام نہیں {لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی}۔۔۔

دوم کا جواب یہ کہ جس مال کا بعینہٖ حرام ہونا معلوم ہو اس سے اجرت لینا جائز نہیں، مثلاً اجارہ دینے والے کو خبر ہے کہ یہ روپیہ زید نے غصب یا سرقہ، یا رشوت یا ہندہ نے زنا یا غنا کی اُجرت یا کسی مسلمان نے خمر وخنزیر کی قیمت میں حاصل کئے ہیں، تو ان کا لینا اسے روا نہیں، نہ اپنے آتے میں، نہ ویسے۔۔۔ ورنہ فتویٰ مطلقاً جواز پر ہے، یعنی اگرچہ اس کے پاس اموال حرام ہونا یقینی ہو، مگر یہ روپیہ کہ اس کرایہ میں دیتا ہے، بعینہٖ اس کا حرام ہونا معلوم نہیں تو لینا جائز، اگرچہ اس کا اکثر مال حرام ہی ہو۔

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 141-144، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطا)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فوٹو گرافر کو دکان کرائے پر دینے سے متعلق فرماتے ہیں: "اس شخص کو دکان کرائے پر دی جاسکتی ہے، مگر یہ کہہ کر نہ دیں کہ اس میں تصویر کھینچے۔ اب یہ اس کا فعل ہے کہ تصویر بناتا ہے اور عذابِ آخرت مول لیتا ہے پھر بھی بہتر یہ ہے کہ۔۔۔ ایسے کو کرایہ پر دیں، جو جائز پیشہ کرتا ہو۔"

(فتاویٰ امجدیہ، جلد3، صفحہ272، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

26ربیع الآخر 1445ھ/11نومبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com